Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

دو منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۲ صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۲ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کے چھیاسیویں جلسہ سالانہ کے اہم اور ضروری کوائف

اکنافِ عالم سے تشریف لانیوالے احمدی احباب کی دُنیا کی چالیس سے زائد مختلف زبانوں میں ایمان افروز تقاریر

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام ہر سال عالمگیر زبانوں کا ایک شبینہ اجلاس بھی منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف ممالک سے تشریف لانیوالے احباب اپنے اپنے ملک کی زبان میں تقاریر فرماتے ہیں چنانچہ امسال بھی جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء کو شام آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں یہ اجلاس منعقد ہوا جس میں احباب بکثرت شامل ہوئے۔ بیرونی ممالک سے آنے والے نمائندگان کے لئے سٹیج کے دونوں طرف کرسیوں کی لمبی قطار میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ آٹھ بجے محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قمر الدین صاحب انڈونیشین (طالب علم جامعہ احمدیہ) نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبد الرؤوف صاحب بھٹی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد تقاریر شروع ہوئیں۔ مقررین کے دو گروپ تھے پہلے گروپ کو چند سوالات دئے گئے تھے جن میں سے ایک یا دو سوالوں کی روشنی میں اُن سے مختصر تقریر کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ سوالات درجِ ذیل تھے:۔

۱۔ اپنا مختصر تعارف

۲۔ ملک جہاں سے وہ تشریف لائے۔

۳۔ ان کے ملک میں احمدیت کا نفوذ

۴۔ وہ کب اور کس طرح جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

۵۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے انکے ملک کا دَورہ کیا ہو تو اس کے تاثرات۔

چنانچہ درج ذیل نمائندگان نے تقاریر فرمائیں اور ان کی تقاریر کا خلاصہ بھی ساتھ ساتھ حاضرین کو سنایا جاتا رہا۔

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش جرمنی:۔ آپ نے جرمنی میں حضور کے دَورہ کے تاثرات بیان فرمائے۔ آپ نے بتایا کہ حضور جن ایّام میں جرمنی میں قیام فرما رہے وہ فرینکفرٹ کی جماعت کے لئے بڑے ہی حسین دن تھے۔

مکرم حبیب شفیق صاحب آف امریکہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں سے بہت سے لوگ انگریزی نہیں سمجھتے لیکن السلام علیکم اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو سب لوگ سمجھتے ہیں پھر مسکراہٹ کی زبان کو ہم سب سمجھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسکراہٹ نے دُنیا میں لاکھوں انسانوں کے دلوں کو مسحور کر رکھا ہے۔

مکرم یحیٰ عبد اللہ شریف صاحب امریکہ:۔ آپ نے اپنے قبولِ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے جو حسین تعلیم پیش کی ہے اس نے مجھے متاثر کیا۔ پھر احمدیوں کے نمونہ اور اسلام پر عمل نے مجھے متاثر کیا اور میں سترہ سال کی عمر میں اسلام میں داخل ہو گیا۔ آپ نے بتایا کہ میں مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا قائد ہوں۔ وہاں پانچ ریجن ہیں سال میں دو ریجنل اجتماع ہوتے ہیں اور ایک سارے امریکہ کے خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے۔

مکرم حنیف یعقوب صاحب ٹرینیڈاڈ (جنوبی امریکہ):۔ آپ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۷ء تک ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے اور اب ۲۱ سال کے بعد دوبارہ یہاں آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس عرصہ میں خلافتِ احمدیہ کے زیرِ سایہ ربوہ کے مکینوں نے اس شہر کو جنت میں تبدیل کر دیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ میں ۱۴ ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے دُنیا کے دوسری طرف سے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں پہنچا ہوں۔

مکرم محمد ادریس صاحب لوساکا زیمبیا:۔ آپ ۱۹۷۱ء میں احمدی ہوئے قبولِ احمدیت کے بعد آپ کے ہاں جو پہلا لڑکا ہوا اُس کا نام غلام احمد رکھا تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہو۔ آپ نے اپنے قبولِ احمدیت کے حالات مختصراً بیان کئے۔

مکرم الحاج منیر صاحب نائیجیریا:۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ نائیجیریا میں ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کے ذریعہ احمدیت آئی۔ خدا کے فضل سے جماعت وہاں ترقی کر رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا دَورہ نائیجیریا میں احمدیت کے لئے ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے جس کے بعد وہاں ترقی کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔ جماعت کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ وہاں ہماری ۱۱۰ مساجد ہیں۔ نائیجیریا کی جماعت ایک ہفت روزہ اخبار TRUTH شائع کرتی ہے جو کہ پورے مغربی افریقہ میں پہلا مسلمان اخبار ہے۔ قرآن کریم کا یوروبا زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ نیز بہت سی کتب کا بھی یوروبا اور ہاؤسا زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

مکرم عبد الحمید صاحب سالکین سنگاپور:۔ آپ نے بتایا کہ وہاں کی جماعت کو کچھ مشکلات کا سامنا ہے لیکن یہ مشکلات عارضی ہیں انشاء اللہ مستقل مزاجی اور عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ دُور ہو جائیں گی۔ احباب سنگاپور کی جماعت کی دُنیوی اور روحانی ہر قسم کی ترقیات کے لئے آپ نے احباب کو دعا کی تحریک فرمائی۔

مکرم محمد زین صاحب ملائشیا:۔ آپ نے فرمایا ہمارا پختہ یقین ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اس زمانہ میں بنی نوع انسان کے لئے ایک بڑی رحمت اور برکت ہے۔ ہم اپنے ربّ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں احمدیت میں داخل ہونے کا شرف بخشا۔ اُمّتِ مسلمہ کی کامیابی کا واحد ذریعہ اس زمانہ میں احمدیت ہے۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد:۔ جاپان میں جماعتِ احمدیہ کے مبلغ ہیں آپ نے پہلے جاپانی زبان میں خطاب کیا اور اس کے بعد اس کا اُردو ترجمہ بتایا۔ آپ نے جاپان میں جماعتِ احمدیہ کے حالات بیان کئے۔

ان کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ ماریشس، مکرم عبد الرحمٰن صاحب انڈونیشیا،

(باقی صفحہ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

الفضل
۲ صفر ۱۳۹۹ھ
۲ر تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دائمی معجزہ کا نیا مہتم بالشان ظہور

امام آخرالزماں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے شمار معجزے ظاہر فرمائے ان میں سے بعض معجزے وقتی تھے اور بعض دائمی نوعیت کے حامل۔ دائمی نوعیت کے حامل معجزات نے تسلسل کے ساتھ بار بار اور پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتے چلے جانا تھا۔ انہی بتدریج ظاہر ہونے اور ہوتے چلے جانے والے معجزات میں سے ایک یہ معجزہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دعوئ ماموریت سے بھی قبل جبکہ آپ ابھی اکیلے تھے اور بہت تھوڑے سے لوگ آپ کو جانتے تھے آپ کو مخاطب کر کے یہ بشارت دی کہ:-

"خدا تیرے نام کو اُس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھیگا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اوّل)

اس سے بھی چار سال قبل جبکہ آپ گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ بشارت دے چکا تھا:-

"اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔"

(الہامات ۱۸۸۲ء مندرجہ براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ ۱)

ترجمہ:- خبردار رہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار رہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے۔ گہرے ہو جائیں گے اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کریگا تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کرینگے خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

یہ سب بشارات جو ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ ۱۸۸۹ء میں آپ کے دعوئ ماموریت کے بعد ابتدائی طور پر پوری ہونی شروع ہو گئی تھیں تاہم اللہ تعالیٰ نے ان بشارتوں کے ظہور کو تاقیامت جاری رہنے والے ایک دائمی معجزہ کی شکل دینے کی غرض سے اپنے الہام خاص کے ذریعہ ۱۸۹۱ء میں آپ سے جلسہ سالانہ کی (جو اور کئی بابرکت مصالح پر مشتمل تھا) بنیاد رکھوائی بلکہ اس کی بنیادی اینٹ اُس نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی۔

اگرچہ اس وقت جلسہ سالانہ میں جسے حضور علیہ السلام نے خدائی حکم کے ماتحت قادیان میں منعقد کیا صرف ۷۵ اصحاب شریک ہوئے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو اس جلسہ کے متعلق بہت سی عظیم الشان بشارات سے نوازا۔ چنانچہ آپ نے ان بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس جلسہ کے متعلق جس میں اولاً صرف ۷۵ افراد شریک ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ جماعت کے بڑھنے اور مشرق و مغرب کے ممالک میں پھیلنے کے ساتھ ساتھ اس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اقوامِ عالم کے نمائندے اس میں شرکت کے لئے دنیا کے کناروں سے کھنچے چلے آئیں گے اور ان کے کھنچے چلے آنے سے یہ حقیقت دنیا پر منکشف ہوتی چلی جائے گی کہ حسب بشارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ آپ کے خالص اور دلی محبوں کا گروہ مسلسل بڑھ رہا ہے ان کے نفوس و اموال میں برکت پر برکت پڑ رہی ہے اور وہ کثرت پر کثرت سے نوازے جا رہے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کے دلوں میں الہام کر کر کے انہیں جلسہ میں شمولیت کے لئے کھینچے لئے چلا آرہا ہے اور ان کی کثرتِ آمد و رفت سے راستے عمیق ہو رہے ہیں۔

اس لحاظ سے ہمارا مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ ایک دائمی معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے جو ہر سال ظاہر ہوتا ہے اور ہوتا بھی ہے پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ۔ چنانچہ وہ ۷۵ افراد جو پہلے جلسہ میں شریک ہوئے تھے سال بہ سال اضافے کے نتیجہ میں اک سے ہزار ہوویں کی رو سے پہلے ۷۵ ہزار ہوئے۔ پھر لاکھ، سوا لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ تک ان کی تعداد پہنچی اور امسال یہ تعداد ایک لاکھ ستر ہزار کے لگ بھگ جا پہنچی۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس میں بیس ہزار کا اضافہ ہوا۔ پھر پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی لوگ نہیں آئے۔ بلکہ مغرب میں شمالی اور جنوبی امریکہ کے آخری کناروں سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا اور جاپان کے آخری سرے تک سے لوگ اس میں شرکت کیلئے کھنچے چلے آئے۔ ان میں جاپان۔ انڈونیشیا، سنگاپور، ملائشیا، بنگلہ دیش۔ انڈیا۔ سری لنکا۔ ماریشس۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ غانا، زیمبیا، جرمنی، ہالینڈ، سپین، انگلستان، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، سرینام اور ٹرینیڈاڈ کے ایک صد کے قریب افراد (مرد اور خواتین) شامل تھے۔ یہ سب ان ممالک کے اصلی باشندے اور وہیں کے شہری تھے۔ وہ کیوں نہ کھنچے چلے آتے جبکہ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کے وعدہ کی رو سے خدا تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت دے کر اور ان میں کثرت بخش کر انہیں خود یہاں لایا تھا۔ یہ دائمی معجزہ اس سال بھی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ کیوں پورا نہ ہوتا جبکہ ان کو یہاں کھینچ لانے کا وعدہ خود خدا نے کیا ہے جس کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا (لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ) اور جو قادر ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ؎

"جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے۔"

خدائی وعدوں اور بشارتوں کے عین مطابق یہ دائمی معجزہ آئندہ بھی ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ تمام اقوام عالم کے نمائندے اس میں آشامل ہوں گے کوئی ملک اور کوئی قوم ایسی نہ رہے گی جس کی نمائندگی اس بین الاقوامی جلسہ میں نہ ہو اس لئے کہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور جس کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

"وَاٰخِرُ کَلِمَتِنَا حَمْدٌ وَّ شُکْرٌ
لِرَبٍّ مُّحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ"

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ تعالیٰ کی صفتِ تکلّم

(محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا)

جماعت احمدیہ کے چھیاسی ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں ۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ء کو محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں ہر چیز کا وجود چند صفات کے مجموعہ کا نام ہوتا ہے۔ لیکن یہ صفات محدود اور غیر مکمل ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے ہر وجود محدود طاقتیں رکھتا ہے اور فنا پذیر ہے۔ اس کے بالمقابل ذاتِ باری تعالیٰ نام ہے غیر محدود اور کامل صفاتِ حسنہ کی جامع اور مالک ہستی کا۔ اس کی صفات تعداد میں اَن گنت اور کمال میں ہر قسم کی کمی اور نقص سے پاک ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو نہ ہی وہ اس کارخانہ عالم کو جو بے حد و حساب وسعتیں اور گہرائیاں رکھتا ہے، پیدا کر سکتا اور نہ ہی اسے چلا سکتا اس کی ہستی کا کامل ہونا یہ تقاضہ کرتا ہے کہ کوئی ایک صفتِ حسنہ بھی ایسی نہ ہو جو اس میں پائی نہ جاتی ہو اور لا انتہا کمال کے ساتھ نہ پائی جاتی ہو۔ وہ خالق ہو تو ایسا کہ زمین و آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور سیارے جن کی تعداد کا کوئی شمار نہیں اور جو اتنی دور تک پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کے فاصلے انسانی گنتی سے باہر ہیں فقط کُن کہنے سے بغیر کسی مادہ یا روح کے اور بغیر کسی محنت اور مشقت کے پیدا کر دے۔

اور ان میں سے ہر چیز میں بے شمار عجائبات اور خواص رکھ دے اور انسان کو ایک نہایت درجہ باریک جرثومہ سے جو نہ ہونے کے برابر ہے پیدا کر کے ایسا طاقتور بنا دے کہ وہ تمام دنیا پر حکومت کرے۔ اور اسے ایسا دماغ بخش دے کہ وہ اپنے رب اور اپنے مولا کریم کی تلاش میں اپنی ہستی کو مٹا دے اور اس کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر دے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی یہ صفتِ خلق کوئی حد بندی رکھتی ہے یا انسانی دماغ اس کا احاطہ کر سکتا ہے۔ یہی حال اس کی دوسری صفات کا ہے۔ جن میں صفتِ تکلّم بھی ہے۔

صفاتِ الٰہیہ کے کامل ہونے کا ایک یہ بھی لازمہ ہے کہ وہ تعطل کے عظیم نقص سے پاک ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی صفت ایک لمحہ کے لئے بھی اپنا کام چھوڑ دے۔ تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کامل نہیں رہے گی۔ اور یہ دراصل اس کی ہستی سے انکار ہی ہوگا۔ کیونکہ اس عرصہ میں وہ خدائی کے کام کرنے کے قابل نہ رہے گا مثال کے طور پر اگر اس کی یہ صفت کہ وہ بصیر ہے چند لمحوں کے لئے کام کرنے سے قاصر رہے تو اس عرصہ میں کئے گئے انسانوں کے اعمال بھی اس کی نظر سے اوجھل رہیں گے۔ اور ان کا بدلہ بھی نہ دیا جا سکے گا۔ اور اس عرصہ میں ہونے والے سماوی و ارضی واقعات و تغیرات بھی وہ نہ دیکھ سکے گا۔ اور سارے نظام عالم میں ایک فتور واقع ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کائنات عالم میں ایک ایک لمحہ میں بے انتہا کام ہو رہے ہیں۔

صرف انسان کو ہی دیکھ لیں۔ اس کے اندر بھی ایک لمحہ میں جو کام ہو رہے ہیں وہ گنے نہیں جا سکتے [illegible] کا توڑ پھوڑ اور نئے [illegible] کا ان کی جگہ لینا۔ دورانِ خون اور اس کی صفائی کا نظام اعصاب کے برق رفتاری سے مختلف کام ایٹموں کے اندر الیکٹرونز کی اور ان کی حرکت جو ایک لمحہ میں بیسیوں ہزار میل سے بھی زیادہ ہے۔ دماغ کے بیسیوں حصوں کے نہایت سرعت کے ساتھ کام اور خدا جانے جسم کے اندر اور کیا کچھ ہو رہا ہے۔ سارے کارخانہ عالم کا تو کچھ حساب ہی نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے بصیر ہونے میں ایک لمحہ کا تعطل بھی کیا کچھ بگاڑ دے گا۔ نہ وہ کام نظر آئیں گے اور نہ ان کو نظام میں رکھا جا سکے گا۔ گویا ایک زبردست فتور واقع ہو جائے گا۔ اور سارا انتظام ختم ہو جائے گا اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
(بقرہ آیت ۲۵۶)

یعنی اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ کامل حیات والا ہے (یعنی اس کی ذات ازلی اور ابدی زندہ ہے) اور وہ اپنی ذات میں قائم اور سب کو قائم رکھنے والا اور ان کا نگران ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر وہ اونگھ اور نیند یعنی تعطل صفات سے پاک نہ ہوتا۔ تو نہ ہی وہ ازلی ابدی اور حقیقی زندہ رہتا، اور نہ ہی وہ کائنات عالم کو قائم رکھ سکتا۔ یا ان کی نگرانی کر سکتا۔ اونگھ اور نیند جو تعطل صفات کا ہی دوسرا نام ہے اس کے سارے کاموں میں رخنہ ڈال دیتیں وہ حقیقی زندہ اسی وجہ سے ہے۔ کہ اس پر کوئی غفلت کا وقت نہیں آتا۔ ورنہ جس طرح ایک سویا ہوا یا اونگھتا ہوا انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور اس وقت مردوں کی طرح ہو جاتا ہے۔ خدا بھی نعوذ باللہ من ذالک ایسا ہی ہو جاتا۔ اور اس وقت نہ وہ اپنے بندوں کی فریادیں سن سکتا نہ ان کی عبادت کو دیکھ سکتا۔ اور نہ اس کی محبت میں بہے ہوئے آنسوؤں کا اسے پتہ چلتا۔ اور اس طرح وہ پرستش کے لائق ہی نہ ٹھہرتا۔ اور نہ ہی قیوم عالم ہو سکتا۔ سو اس چھوٹی سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا عظیم الشان مضمون اپنی صفات کے متعلق بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی صفات الٰہی اور تعطل کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اور خدا تعالیٰ کی صفات اس کی ذات سے منفک نہیں ہو سکتیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کا دور تو ایسا پائے گا جیسا کہ دن اور رات کا دور ہے۔ اور اس کے صفات بیکار نہیں ہوتے جیسا کہ غافلوں کا خیال ہے (حضور کے عربی الفاظ ہیں ولا تتعطل صفاتہ کما ھو زعم الغافلین) بلکہ اس کی صفات فنا کرنے کے وقت کو ایسا ہی چاہتی ہے جیسا کہ پیدا کرنے کے وقت کو چاہتی ہے۔ تاکہ اس کی تمام صفتیں ثابت ہو جائیں اور تاکہ لوگ اس کی یکتائی کو سمجھ لیں۔ اور یہ عقیدہ نہ رکھیں کہ اس کے کمالات میں کچھ نقص ہے اور تاکہ اس کی توحید چمکے۔ اور اس کی بزرگی جلوہ گر ہو"

(منن الرحمٰن ص۵ اردو ترجمہ وہی ہے جو کتاب میں دیا ہوا ہے)

تعطل کا مسئلہ بہت نازک اور اہم ہے لیکن صفت تکلّم کے متعلق یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ شائد اس کے اظہار کی ہر لحظہ ضرورت نہ ہو۔ لیکن یہ وسوسہ اس صفت کے کاموں کے متعلق علم نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ صفتِ تکلّم صرف انسانوں کے ساتھ کلام کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کے اور بھی بے شمار کام ہیں۔ ان میں سے ایک مخلوق کی پیدائش ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ
عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا
اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
(یٰسین آیت ۸۲، ۸۳)

ترجمہ: کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر نہیں کہ وہ ان کی طرح کی اور مخلوق پیدا کر دے۔ ایسا خیال درست نہیں بلکہ وہ بہت پیدا کرنے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ اور اس کا معاملہ یوں ہے کہ جب وہ ارادہ فرماتا ہے کہ فلاں چیز ہو جائے تو وہ اس کے بارہ میں کہہ دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ اسی طرح ہو جاتی ہے۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو مخلوقات کے پیدا کرنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ اور مخلوقات ایسی ہے کہ ایک ایک لمحہ میں ان گنت طور پر پیدا ہو رہی ہے۔ انسان، حیوانات، پرندے، سمندروں کے جانور، جراثیم، ہر قسم کی نباتات۔ درخت، سبزیاں، پھل، گھاس، پھوس وغیرہ ہر قسم کی جمادات، پتھر، دھاتیں، تیل، گیس وغیرہ۔ اگر ان سب کو شمار کیا جائے تو ایک ایک لمحہ میں اس قدر پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ نباتات میں سے صرف درختوں کے پتے ہی دیکھ لیں۔ اور پھر یہ پیدائش کا سلسلہ اتنی دور تک پھیلا ہوا ہے کہ سائنسدانوں کے مطابق روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لئے اربوں سال لگتے ہیں۔ حالانکہ اس کی رفتار اس قدر ہے کہ ایک لمحہ میں

ساری زمین کے آٹھ کے قریب چکر لگا لیتی ہے۔ اس سے آگے بھی پیدائش ہوگی۔ لیکن ان کی دُوربینیں وہاں تک کام نہیں کر سکتیں۔ صفت افناء بھی اسی طور سے کام کر رہی ہے۔ وہ پیدا بھی کر رہا ہے اور مار بھی رہا ہے اور ہر پیدائش اور ہر فنا کے لئے اس کا کُنْ فرما دینا کافی ہے۔ وہ کُنْ ہی اس پیدائش کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور مارنا ہو تو اسے فنا کر دیتا ہے۔

اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی بیان فرمایا ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝

(کہف آیت ۱۱۰)

ترجمہ۔ یعنی تو انہیں کہہ اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سیاہی بن جاتا تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر کا پانی ختم ہو جاتا۔ اگرچہ اسے زیادہ کرنے کے لئے اس میں اتنا ہی پانی اور بھی ڈال دیتے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات لا انتہاء ہیں اور کُنْ فَیَکُوْنُ کی رو سے ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے لئے کلمہ کا لفظ استعمال ہونے کی وجہ سے خدا کا بیٹا بناتے ہیں وہ ایک بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ بھی باقی ساری مخلوق کی طرح ہی کلمہ ہیں یعنی کُنْ سے پیدا ہوئے ہیں۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (لقمان ۲۸)

ترجمہ۔ اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان کی قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی سے بھرا ہوا ہو اس طرح کے سات اور سمندر ملا دیئے جائیں۔ تو بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ یقیناً غالب اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تو اسی ذات عجیب القدرت کا نام ہے کہ اس کے ارادہ سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔ جب وہ اپنے کسی امر مقصود کو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ فی الفور اس کی قدرت کاملہ سے نقش وجود پکڑ جاتا ہے۔ یہ راز نہایت نہایت دقیق معرفت کا نکتہ ہے۔ کہ سب مخلوقات کلمات الٰہیہ ہیں ...... اور یہ بات جو کلمات اللہ بصورت ارواح و دیگر مخلوق جلوہ گر ہو جاتی ہیں۔ یہ خالقیت کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ اور اسرار الٰہیہ میں سے ایک باریک نکتہ ہے جس کی طرف کسی انسانی عقل کو خیال نہیں آیا۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک اور کامل کلام نے اس کو اپنے الٰہی نور سے منکشف کیا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ ص۱۷۱)

اسی کتاب میں آگے جا کر فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک سرِّ ربوبیت ہے کہ جو کلمات اللہ سے مخلوقاتِ الٰہی پیدا ہو جاتی ہے اس کو اپنی اپنی سمجھ کے موافق ہر ایک شخص ذہن نشین کر سکتا ہو چاہیے اس طرح سمجھ لے کہ مخلوقات کلمات الٰہی کے اظلال و آثار ہیں یا ایسا سمجھ سکتے ہے کہ خود کلماتِ الٰہی ہی ہیں جو بقدرتِ الٰہی مخلوقیت کے رنگ میں آ جاتے ہیں۔ کلام الٰہی کی عبارت ان دونوں معنے کے سمجھنے کے لئے وسیع ہے اور بعض مواضع قرآن کی ظاہر عبارت میں مخلوقات کا نام کلمۃ اللہ رکھا گیا ہے۔ جو تجلیات ربوبیت سے بقدرت الٰہی لوازم و خواص جدیدہ حاصل کر کے حدوث کے کامل رنگ سے رنگین ہو گئے ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۲۵ حاشیہ)

علاوہ ازیں فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات جو وہ انہیں اپنے کلام کے ذریعہ دیتا ہے نافذ کرنے کے لئے مامور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے۔

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

(النحل آیت ۵)

یعنی وہ وہی کچھ کرتے ہیں جن کا انہیں خدا کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے۔

ملائکہ کے لغوی معنے بھی خبر پہنچانے والے کے ہیں۔ یہ مَلَکٌ کی جمع ہے۔ جو بعض کے نزدیک اَلَکٌ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں خبر پہنچا دی۔ اور بعض کے نزدیک اَلَاکَہٗ سے بنا ہے جو اس کے بھی وہی خبر پہنچانے کے معنی ہیں مَلْاَکٌ پیغام کو کہتے ہیں۔ بعض اسے مِلْکٌ سے بنا ہوا بتاتے ہیں جس کے معنی قبضہ اور اقتدار کے ہوتے ہیں۔ فرشتوں میں سے جو نظام عالم کے نگران ہیں۔ ان کو مَلَکٌ کہتے ہیں۔ اور انسانوں میں سے جو نظام کے نگران ہوتے ہیں انہیں مَلِکٌ یعنی بادشاہ کہتے ہیں۔ مَاْلَکٌ اور اَلُوْکٌ کے معنی پیغام ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں اَلِکْنِیْ جس کا مطلب ہوتا ہے اَبْلِغْہُ رِسَالَتِیْ یعنی اسے میرا پیغام پہنچا دو۔ (مفردات راغب)

پس ملائکہ ان ہستیوں کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا کلام انسانوں کی طرف لاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کا نفاذ کرتی ہیں۔ یا اس سے مراد طاقتور ہستیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے تحت نظام عالم کی نگرانی کرتی ہیں۔ فرشتے تعداد میں اس قدر زیادہ ہیں کہ اللہ ہی ان کے متعلق جانتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ

(المدثر آیت ۳۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کے لشکروں کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی۔

اللہ تعالیٰ کے کلام بھی بے انتہاء ہیں اور ان کو سرانجام دینے کے ذریعہ بننے والے فرشتے بھی بے انتہاء۔ ہر فرشتہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا حامل ہوتا ہے۔ سو وہ کلام بھی لا انتہاء ہے۔

یہاں تک تو کائنات میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ تکلم کا ذکر ہوا ہے۔ کہ وہ کس طرح ہر لحظہ کام کر رہی ہے۔ اب انسان کے ساتھ اس کا براہ راست تعلق لیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(الشوریٰ ۵۲، ۵۳)

ترجمہ۔ اور کسی آدمی کی یہ حیثیت نہیں کہ خدا اس سے کلام کرے مگر اپنی وحی کے ساتھ یا پردے کے پیچھے سے یا اس کے پاس فرشتوں میں سے کوئی رسول بنا کر بھیجے جو خدا کے اذن سے اس کی منشاء کے موافق انسان کو کلام پہنچائے۔ وہ بڑی شان والا اور حکمت والا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے کلام نازل کیا ہے تو نہیں جانتا تھا کہ وہ کتاب کیا چیز ہے یا ایمان کیا چیز ہے۔ لیکن ہم نے تجھ پر نازل شدہ وحی کو نور بنا دیا ہے۔ جس سے ہم ہدایت دیتے ہیں اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتے ہیں۔ اور تو یقیناً لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ساتھ کلام کرنے کے تین طریق بیان فرمائے ہیں۔

اوّل۔ اللہ کا کلام الفاظ میں بندہ پر بغیر کسی واسطہ کے نازل ہو جو لفظ وَحْيًا کا منشاء ہے۔

دوسرے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے الفاظ نازل نہ ہوں بلکہ مضمون کو تعبیر طلب امثال میں یا ایسے نظارہ میں دکھایا جائے جس کی تعبیر کی ضرورت نہ ہو۔ اسے مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اصل مقصد پردہ کے پیچھے رہتا ہے۔

تیسرے اللہ تعالیٰ اپنا کلام فرشتہ پر نازل فرمائے اور فرشتہ اسے بندہ تک پہنچائے۔ (تفسیر صغیر)

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸۶

جماعت احمدیہ کے چھیاسی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

جماعت احمدیہ کے چھیاسی ویں جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد زیر صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب آف بھامڑی نے کی جس کے بعد مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔

مسئلہ جہاد:

اس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے "مسئلہ جہاد" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔

جہاد ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اس کی حقیقت ایک ایسا دقیق نکتہ ہے کہ جس کے نہ سمجھنے کے باعث اس زمانہ میں لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں۔ عیسائی پادریوں نے دنیا میں یہ پروپیگنڈا کیا کہ اسلام کی اشاعت تلوار کی مرہون منت ہے اور اس طرح انہوں نے اسلام کے خلاف نفرت پیدا کر دی۔ مسلمان علماء نے قتال کو جہاد سمجھ لیا اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق صحیح اسلامی تعلیم بیان کی جائے۔

محترم مولانا نے فرمایا۔ جہاد کا لفظ جہد سے مشتق ہے اور اس کے معنے ہیں کوشش کرنا۔ محنت کرنا۔ مشقت برداشت کرنا۔ قرآن کریم نے اصطلاحی طور پر کوشش کو تین دائروں میں تقسیم کیا ہے:۔

(۱) اصلاحِ نفسی: نفس کا جہاد ہر وقت جاری ہے اس لئے کہ نفس کو ہر وقت زیر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہاد کو افضل جہاد قرار دیا ہے۔

(۲) اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش کرنا۔ وطن۔ مال اور جان کی قربانی دے کر اسے پھیلانا۔ قرآن کریم نے اس جہاد کو "جہاد کبیر" قرار دیا ہے۔

(۳) تلوار کا جہاد۔ یہ جہاد صرف اس وقت جائز ہے جب دشمن اپنی مخالفانہ کارروائیوں کو انتہا تک پہنچا دے اور اسلام کے رستہ میں روک بنے۔ اسلام صرف ان لوگوں سے لڑائی اور جنگ کا حکم دیتا ہے جو لوگوں کو ایمان لانے سے روکیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے اور اس کی عبادت میں مانع ہوں بغیر حق کے لڑیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطن سے نکالیں اپنے دین میں بالجبر داخل کریں۔ دین اسلام کو نابود کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور امت مسلمہ کے صلحاء اور اولیاء کے اقوال میں کوئی مثال نہیں ملتی کہ اسلام کی اشاعت کے لئے تشدد استعمال کیا گیا ہو

محترم مولانا نے اسلامی جنگوں کی ضرورت بیان کرنے اور ان پر متعدد اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے جہاد کو منسوخ قرار دے دیا ہے حالانکہ یہ الزام درست نہیں آپ کا تو یہ مذہب ہے کہ قرآن کریم کا کوئی نقطہ اور شعشہ بھی منسوخ نہیں۔ کوئی اسلامی حکم معطل نہیں۔ آپ کی تتبع میں جماعت احمدیہ بھی نسخ فی القرآن کی قائل نہیں۔ نہ آپ نے جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے اور نہ آپ کی جماعت اسے منسوخ سمجھتی ہے۔ آپ کی کتب میں جہاد سے متعلق التواء اور موقوف کے الفاظ آئے ہیں جن کے صرف یہ معنے ہیں کہ اسے کسی اور وقت پر ٹال دیا جائے۔ ہمیشہ کے لئے اسے منسوخ قرار دینا ان الفاظ کے مفہوم میں شامل نہیں۔ دراصل جہاد اعمال کا ایک حصہ ہے جو بعض شرائط سے وابستہ ہے۔ جب تک یہ شرائط موجود نہ ہوں اس حکم پر عمل کرنا جائز نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ جہاد کی وجوہ اور شرائط اس زمانہ میں موجود نہیں اور امت مسلمہ کے بہت سے اکابر۔ اولیاء اور صلحاء بھی اس مسلک میں آپ کے شریک ہیں۔

نمائندہ نائجیریا کی تقریر:

آپ کے بعد محترم الحاج ابوبکر کوکوئی آف نائجیریا نے نائجیرین وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے حاضرین جلسہ کو امیر و مشنری انچارج اور نائجیرین احمدی بھائیوں اور بہنوں کا سلام پہنچایا۔ اس کے بعد فرمایا۔ میں نے ۱۹۳۶ء میں احمدیت قبول کی ہے۔ میں اس وقت نائجیرین جماعت کی مرکزی مجلس عاملہ کا ممبر اور مجلس انصار اللہ نائجیریا کا زعیم اعلیٰ ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی ہوں اور حج بیت اللہ کا شرف بھی حاصل کر چکا ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے آپ سب احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ نائجیریا نے خدا کے فضل سے بہت ترقی کی ہے اس نے اپنے ملک کے علاوہ دوسرے کئی ممالک میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچایا ہے جماعت کا اپنا پریس ہے "ٹروتھ" نام سے ہفتہ وار اخبار جاری ہے ملک کے ہر کونہ میں اس کی شاخیں پائی جاتی ہیں۔ متعدد سٹیٹس میں جماعت کے سیکنڈری اور ہائی سیکنڈری سکول جاری ہیں۔ میڈیکل سنٹرز قائم ہیں۔ جماعت کے ممبر بہت مخلص ہیں کوئی مخالفت ان کے قدم میں لغزش پیدا نہیں کر سکتی۔ جماعت کی ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور وہ بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو روز افزوں ترقی عطا فرماتا رہے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی تاریخ:

اس کے بعد محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے "مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی تاریخ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا مغربی افریقہ سے مراد صحرائے اعظم کے جنوب مغرب میں واقع گیارہ ممالک ہیں۔ احمدیت کے پہنچنے سے قبل اس علاقہ میں عیسائیت کا پرچم لہرا رہا تھا۔ عیسائیت کے ہزاروں ادارے اس علاقہ میں اپنا کام کر رہے تھے۔ تعلیمی اور طبی ادارے انہوں نے قائم کر رکھے تھے جو عیسائیت کی اشاعت میں ایک عظیم حربہ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ بڑی بڑی طاقتیں ان کی پشت پناہ تھیں۔ مادی ذرائع کی ان کے پاس کمی نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت وہاں عیسائیت سے ہر محاذ پر مقابلہ کر رہی ہے ہماری قربانیاں رنگ لا رہی ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفاسِ قدسیہ کے نتیجہ میں وہاں اسلام کے قدم مضبوط ہو رہے ہیں اور لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں اسلام کی یہ بیداری عیسائیت کے لئے جیسا کہ خود عیسائی مصنفین اور مشاہدوں کا بیان ہے ایک عظیم خطرہ ہے۔ آپ نے فرمایا گو احمدیت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی اس علاقہ میں پہنچ چکا تھا لیکن باقاعدہ مشن ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قائم ہوا۔ مشن کے قیام سے پہلے اگر وہاں اسلام تھا بھی تو وہ اسلام کی ایک بگڑی ہوئی صورت تھی۔ مسلمانوں کی سیاسی اخلاقی اور روحانی پستی اور زوال عیسائیت کی ترقی کا موجب بن رہی تھی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کو وہاں عظیم فتوحات نصیب ہوئی ہیں اور اب اسے جماعت کے اشد ترین معاند بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ آپ نے جماعت کے کاموں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس علاقہ کا ایک ممتاز ملک گھانا عیسائیت کا گڑھ تھا۔ احمدی مشنریوں کے جانے سے قبل وہاں سرکاری اعداد و شمار کے لحاظ سے مسلمانوں کی آبادی صرف دو فیصد تھی اب ان کی تعداد خدا کے فضل سے سرکاری اعداد و شمار کے لحاظ سے بارہ فیصد اور ہمارے نزدیک ۳۳ فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ ملک کے طول و عرض میں جماعت کی ۲۵۰ شاخیں پائی جاتی ہیں سینکڑوں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں درجنوں پرائمری سیکنڈری اور ہائی سیکنڈری سکول قائم ہیں ایک زنانہ سکول بھی ہے جس کی یونیفارم میں دوپٹہ اور شلوار شامل ہے ایک مشنری کالج ہے جس میں ہمارے علاقہ کے طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں ایک اخبار "گائیڈنس" دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے جس کی ایک بڑی تعداد حکومت خود خرید کر اپنے سفارت خانوں کو بھیجتی ہے جماعت کے مدارس اور ہسپتالوں نے اسلام کا وقار بلند کیا ہے اب گورنمنٹ کے اعلیٰ محکموں میں مسلمان کام کرتے نظر آ رہے ہیں اس ملک میں ہمارے پچاس کے قریب پاکستانی اور مقامی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ پانچ لاکھ افراد احمدیت کو قبول کر کے اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ چکے ہیں نائجیریا جو اس علاقہ کا سب سے بڑا اور اہم ملک ہے کے طول و عرض میں جماعت کی شاخیں پائی جاتی ہیں۔ ایک صد سے زائد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جہاں اس سے پہلے حکومت کے لئے بھی مدارس کا قیام مشکل تھا وہاں جماعت نے مدارس قائم کر دیئے ہیں حکومت اور عوام جماعت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مقامی زبانوں یوروبا اور ہاؤسا میں جماعت کا لٹریچر بڑی تعداد میں شائع ہو چکا ہے یوروبا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے جس کا دوسرا ایڈیشن بھی اب ختم ہو رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۸ء

(۲)

۹۵- والدہ صاحبہ شیخ لطف الرحمن صاحب	لاہور چھاؤنی	۲۵-۰۰
۹۶- بیگم صاحبہ چوہدری محمد نواز صاحب کاہلوں	″	۱۰-۰۰
۹۷- بیگم صاحبہ عبدالغنی ہمایوں صاحب	″	۱۰-۰۰
۹۸- بیگم صاحبہ عبدالکریم صاحب	″	۲۰-۰۰
۹۹- بیگم صاحبہ میجر منیر منان صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۰۰- اخوند فیاض احمد صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۰۱- بیگم صاحبہ	″ ″	۱۵-۰۰
۱۰۲- امۃ الجمیل جربنت صاحبہ	″ ″	۱۵-۰۰
۱۰۳- انور روٴف صاحبہ	″	۱۰-۰۰
۱۰۴- عزیز اسد نصر اللہ خان صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۰۵- میجر عبدالعزیز صاحب سگنلز	″	۲۰۰-۰۰
۱۰۶- بیگم صاحبہ محمد حمید اللہ صاحب قریشی	سمن آباد لاہور	۱۰-۰۰
۱۰۷- چوہدری امتیاز احمد صاحب	″ ″	۱۰-۰۰
۱۰۸- خلیفہ وسیم الدین صاحب	″ ″	۱۰-۰۰
۱۰۹- محمود احمد صاحب	″ ″	۱۰-۰۰
۱۱۰- ناصر احمد صاحب	″ ″	۱۰-۰۰
۱۱۱- چوہدری ناظر حسین صاحب	″ ″	۵۰-۰۰
۱۱۲- خان عزیز محمد خان صاحب	″ ″	۱۰-۰۰
۱۱۳- چوہدری منیر نواز صاحب	″ ″	۱۰۰-۰۰
۱۱۴- قاضی طاہر احمد صاحب	راجگڑھ ″	۴۰-۰۰
۱۱۵- رضیہ بشریٰ صاحبہ	مزنگ ″	۲۵-۰۰
۱۱۶- ملک جری اللہ صاحب	″ ″	۱۰۰-۰۰
۱۱۷- مس منصورہ ملک صاحبہ	″ ″	۵۰-۰۰
۱۱۸- محمد افضل صاحب چیمہ	″ ″	۱۰-۰۰
۱۱۹- میجر ملک محی الدین صاحب	اسلامیہ پارک ″	۱۰-۰۰
۱۲۰- ملک مبارک احمد صاحب	″ ″	۱۵-۰۰
۱۲۱- ظفر احمد صاحب	سول لائن ″	۶۰-۰۰
۱۲۲- چوہدری عزیز فضل اللہ صاحب	″ ″	۱۰-۰۰
۱۲۳- ثریا بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرزاق صاحب	″ ″	۵۰-۰۰
۱۲۴- شیخ سعید احمد صاحب	بھاٹی گیٹ ″	۲۰-۰۰
۱۲۵- امۃ الجلیل صاحبہ	″ ″	۲۰-۰۰
۱۲۶- امۃ المالک صاحبہ	″ ″	۲۰-۰۰
۱۲۷- امۃ الجمیل صاحبہ	″ ″	۲۰-۰۰
۱۲۸- ریاض احمد صاحب	″ ″	۱۵-۰۰
۱۲۹- ملک انور احمد صاحب	رحمانپورہ ″	۲۰-۰۰
۱۳۰- مرزا سرور بیگ صاحب	ماڈل ٹاؤن ″	۱۰-۰۰
۱۳۱- شاہدہ عامر صاحبہ	″ ″	۱۰۰-۰۰
۱۳۲- بشریٰ سلطانہ صاحبہ	″ ″	۹۵-۰۰
۱۳۳- حکیم عبدالرحیم صاحب	مصری شاہ ″	۱۰-۰۰
۱۳۴- ماسٹر محمد یوسف صاحب	فیکٹری ایریا ″	۱۰-۰۰
۱۳۵- عائشہ احمد صاحبہ	″ ″ ″	۱۰-۰۰
۱۳۶- داؤد احمد صاحب	″ ″ ″	۱۰-۰۰
۱۳۷- نصیر احمد صاحب	اسلام آباد	۱۰-۰۰
۱۳۸- عبدالشکور صاحب قریشی	″	۲۵-۰۰
۱۳۹- مسعود احمد صاحب ریحان	″	۵۰-۰۰
۱۴۰- نصیر احمد صاحب ورک	اسلام آباد	۱۰-۰۰
۱۴۱- رضیہ صاحبہ	″	۲۰-۰۰
۱۴۲- چوہدری ہدایت اللہ صاحب	″	۲۵-۰۰
۱۴۳- سردار بی بی صاحبہ	″	۳۰-۰۰
۱۴۴- نصیر احمد صاحب	″	۲۰-۰۰
۱۴۵- اوائس طارق صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۴۶- یوسف ناصر صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۴۷- مرزا محمد عثمان صاحب	کویت	۴۰-۰۰
۱۴۸- شیخ محمد شریف صاحب	اوکاڑہ	۱۰-۰۰
۱۴۹- شیخ فاضل محمود صاحب	″	۱۵-۰۰
۱۵۰- شیخ انور حمید جمال صاحب	″	۱۵۰-۰۰
۱۵۱- شیخ عبدالرشید صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۵۲- میجر ظفر علی صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۵۳- کیپٹن محمود احمد صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۵۴- فاروق احمد صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۵۵- ظہور الدین احمد صاحب سیکرٹری مال	منگلا ڈیم کالونی	۱۰۷-۰۰
۱۵۶- میجر احیاء الدین صاحب	کوئٹہ	۱۰۰-۰۰
۱۵۷- کیپٹن محمد یوسف خان صاحب	″	۲۵-۰۰
۱۵۸- شمس الحق خان صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۵۹- بچگان شیخ محمد حنیف صاحب	″	۹۰-۰۰
۱۶۰- میجر نعیم احمد صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۶۱- قاضی کریم الدین صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۶۲- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	قاضی احمد	۱۵-۰۰
۱۶۳- داؤد احمد صاحب وکیل	ڈیرہ غازیخان	۱۰-۰۰
۱۶۴- میاں خیر محمد صاحب	″	۱۵-۰۰
۱۶۵- کرنل چراغ دین صاحب	ایبٹ آباد	۱۰-۰۰
۱۶۶- عنایت محمد صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۶۷- چوہدری انور احمد صاحب چک 52/P	رحیم یارخان	۵۰-۰۰
۱۶۸- بیگم زہرہ نیاز محمد خان صاحب	ایمپرس روڈ لاہور	۳۰۰-۰۰
۱۶۹- چوہدری شہاب الدین صاحب باجوہ چک 30/11-L	ساہیوال	۱۰۰-۰۰
۱۷۰- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	شیخوپورہ	۹۳-۸۳
۱۷۱- عنایت احمد صاحب	راولپنڈی	۵۰-۰۰
۱۷۲- ملک عبدالجلیل صاحب عشرت	″	۲۵-۰۰
۱۷۳- شیخ انعام اللہ صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۷۴- منور سلیم صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۷۵- شیخ شان محمد صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۷۶- خان عزیز اللہ خان صاحب	″	۱۶-۰۰
۱۷۷- بیگم شیخ عبدالمنان صاحب کپورتھلوی	″	۱۰-۰۰
۱۷۸- فرخ جہاں صاحبہ اہلیہ شیخ مظفر الدین صاحب	″	۵۰-۰۰
۱۷۹- سائرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد دین صاحب	″	۳۰۰-۰۰
۱۸۰- کیپٹن سہیل انور پرویز صاحب	″	۴۰-۰۰
۱۸۱- بیگم نثار افضل صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۱۸۲- چوہدری مشتاق احمد صاحب	″	۱۰۰-۰۰
۱۸۳- سردار احمد خان صاحب اسلام آباد	″	۵۵-۰۰
۱۸۴- بیگم ڈاکٹر نشاط احمد صاحب	″	۱۵-۰۰
۱۸۵- بشریٰ خان مغل صاحب	″	۳۰-۰۰
۱۸۶- میاں اللہ بخش صاحب	″	۱۰-۰۰
۱۸۷- بشریٰ صفی الدین احمد صاحبہ	″	۱۰۰-۰۰
۱۸۸- چوہدری محمد احمد صاحب باجوہ	″	۱۵-۰۰
۱۸۹- حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ	ربوہ	۱۰-۰۰

(باقی)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۶۲

مَیں صفیہ جمیل زوجہ محمد جمیل فیضی صاحب۔ قوم راجپوت قرشی پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- پلاٹ ۵ مرلہ واقع نصیر آباد ربوہ۔ قیمت اندازاً -/۱۲۵۰ روپیہ
۲- حق مہر وصول شدہ (اس کا حصہ -/۰۰ روپے ادا کر دیا ہے) -/۱۰۰۰ روپیہ
۳- زیورات طلائی وزنی ۷ تولہ ۹ ماشہ قیمت -/۴۲۵۰ روپیہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۷۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مسز صفیہ جمیل مکان نمبر ۴۲ شورہ کوٹھی گلبرگ لاہور۔
گواہ شد۔ محمد جمیل (خاوند موصیہ) ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ محمد علی وصیت ۱۵۸۸۸ گلبرگ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۸۶۳

مَیں سعیدہ صدیقی بیوہ محمد یامین صدیقی صاحب قوم صدیقی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰ روپیہ
۲- زیورات طلائی چوڑیاں ۳ تولہ ۱۱ ماشہ ۴ رتی
۳- " " بالیاں دو عدد ۱ تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی
۵ تولہ ۳ ماشہ ۲ رتی
۲۸۲۱/۳۵ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سعیدہ صدیقی مکان ۹۴۲ بابو محلہ صدر راولپنڈی۔
گواہ شد۔ عطاء الرحمٰن صدیقی۔ بابو محلہ صدر راولپنڈی۔
گواہ شد۔ نواب خان بٹ ولد محمد بخش صاحب پاکستان ریلوے راولپنڈی

مسل نمبر ۲۳۸۶۴

مَیں محمد اقبال ولد باز میر خان قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن بازید خیل ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین سکنی ۱ کنال ۱۵ ۱/۲ مرلہ قیمت -/۸۰۰۰ روپیہ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۶۶ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ پروفیسر محمد اقبال ولد باز میر خان صاحب بازید خیل P.O بڈھ بیر ضلع پشاور۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بازید خیل ضلع پشاور۔
گواہ شد۔ عبدالرحیم صابر معلم وقف جدید بازید خیل پشاور۔

مسل نمبر ۲۳۸۶۵

مَیں آمنہ بیگم زوجہ عبدالرؤف صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالصدر شرقی ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپیہ
۲- لونگ طلائی وزنی ۱ تولہ، کانٹے طلائی ۱ تولہ۔ قیمت -/۱۲۰۰ روپیہ۔
۳- مشین سنگر پرانی -/۱۲۰ روپیہ۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آمنہ بیگم اہلیہ عبدالرؤف صاحب کوارٹر نمبر ۱۰۲ دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ منور احمد خان وصیت نمبر ۱۹۱۰۴ دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ عبدالرؤف ولد عبدالغفور صاحب (خاوند موصیہ) دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۶۶

مَیں رحیمن بیگم زوجہ چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپیہ
۲- زیور طلائی۔ چوڑیاں وزن ۵ تولہ }
" " بالیاں " ۱ تولہ } -/۲۹۰۰ روپیہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحیمن بیگم زوجہ چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری۔ بیت الکریم 5/1006-A مری روڈ راولپنڈی۔
گواہ شد۔ شبیر حسین (خاوند موصیہ) ولد منشی محمد علی صاحب سنوری۔ مری روڈ راولپنڈی۔
گواہ شد۔ لطیف احمد سنوری ولد چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری۔ مری روڈ راولپنڈی۔

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ اور فعال زندگی کی بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔

۲- مکرم مولوی محمد تقی صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ریلوے روڈ ربوہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں احباب کرام سے ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

۳- خاکسار عرصہ سے اعصابی تکالیف نیز بالخصوص بائیں ٹانگ میں درد ریح کی وجہ سے بیمار ہے اور ان دنوں شدید نزلہ میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کے کوائف (بقیہ صفحہ اوّل)

مکرم امورو ولیعقوبو صاحب گھانا، مکرم احمد صادق صاحب بنگلہ دیش اور مکرم عبدالحمید صاحب ڈچ ہالینڈ نے بھی اپنے اپنے ملک کی زبانوں میں تقادیر فرمائیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب قریشی ناروے اور مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب سویڈن نے علی الترتیب نارویجن اور سویڈش زبان میں مختصر تقاریر کرتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کی طرف سے تمام دوستوں کو السلام علیکم پہنچایا۔

اس کے بعد مقررین کے دوسرے گروپ نے تقاریر کیں۔ ان میں سے ہر ایک نے السلام علیکم کہنے کے بعد اپنی اپنی زبان میں السلام علیکم، کلمہ طیبہ اور اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد، خلافت زندہ باد کا ترجمہ بیان کیا۔ ان مقررین کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

۱۔ عبداللہ جمعہ صاحب۔ انہوں نے کینیا کی چار زبانوں میں ترجمہ سنایا۔
۲۔ محمد ادریس صاحب ملوجیا کاسا کاسانے زیمبیا کی دو زبانوں میں ترجمہ سنایا۔
۳۔ کیپٹن محمد عبداللہ صاحب برمی
۴۔ جلال الدین صاحب قمر عبرانی
۵۔ حامد کریم ڈوسی
۶۔ عثمان چینی صاحب چینی
۷۔ عبداللہ صاحب (نومسلم) جرمنی جرمن زبان۔
۸۔ آئی۔ کے محمد صاحب سیرالیون مینڈے زبان
۹۔ حبیب اللہ احمدی صاحب گجراتی کاٹھیاواڑی زبان۔
۱۰۔ القائم۔ اے سلمان صاحب نائیجیریا یوروبا
۱۱۔ منیجانو صاحب نائیجیریا ہاؤسا
۱۲۔ الحاج حبیب اللہ صاحب نائیجیریا ایڈو زبان۔
۱۳۔ اینکو ہادی کارسیتو صاحب انڈونیشیا پاڈانگ زبان۔
۱۴۔ فضل الٰہی سوکیہ صاحب ماریشس فرینچ زبان۔
۱۵۔ عبدالرحیم سوکیہ صاحب ماریشس کریول زبان۔
۱۶۔ ڈاکٹر ادریس بنگورا صاحب سیرالیون ٹمنی زبان۔

اسمٰعیل آڈو صاحب، اسحٰق صاحب اور سلیمان یعقوب صاحب نے غانا (مغربی افریقہ) کی مختلف زبانوں میں تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے دوران مکرم مرزا محمد افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی قصیدہ کے چند اشعار پڑھ کر سنائے اور مکرم بے بس کملا صاحب آف ڈیرہ غازیخان نے پنجابی زبان میں نعت سنائی۔

آخر میں مکرم محمد انور حبیب صاحب قریشی مہتمم تحریک جدید نے (جن کے زیر اہتمام یہ جلسہ منعقد ہوا) جملہ مقررین و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی۔ گیارہ بجے شب یہ دلچسپ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

سالِ نَو کی آمد مبارک ہو!

۳۱ر دسمبر کو وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو چکا ہے اور یکم جنوری سے سالِ نَو شروع ہو گیا ہے۔ تمام بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو سالِ نَو کی آمد مبارک ہو۔ آمین۔

جو بھائی، بہنیں اور بچے ۱۹۷۸ء کا چندہ وقفِ جدید سَو فیصدی ادا کرنے کی توفیق پا چکے ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، ان کے اموال و اولاد میں برکت دے اور اپنے پیار سے نوازے۔ آمین

جو بھائی، بہنیں اور بچے ابھی تک اپنا ۱۹۷۸ء کا چندہ وقفِ جدید سَو فیصدی ادا نہ کر سکے ہوں وہ براہِ مہربانی مزید تاخیر کے بغیر یہ چندہ ادا فرما دیں تا کہ سالِ گذشتہ کا حساب صاف کیا جا سکے۔

سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ وہ جمع شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں اور آئندہ رقوم بھجواتے وقت یہ تصریح فرما دیا کریں کہ ان رقوم میں سے ۱۹۷۸ء کی کونسی ہیں اور ۱۹۷۹ء کی کونسی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے!

کون پائے گا اور کون کھوئے گا!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۵۴-۵۵)

مالی جہاد کے میدان میں چندہ جات کی بروقت وصولی اور ترسیل کا فریضہ ایک نہایت ہی مبارک کام ہے جو نظامِ تبلیغ کے استحکام کے لئے بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ امراء کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور دیگر متعلقہ عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ احباب جماعت کی طرف سے چندہ جات کی بروقت ادائیگی کی پوری نگرانی فرما کر اور جمع شدہ رقوم مقررہ میعاد کے اندر مرکز میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پانے والے ہوں نہ کہ کھونے والے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تقریب شادی

بتاریخ ۲۹ر نومبر ۱۹۷۸ء برادرم مکرم عبدالقدیر صاحب فیاض مربی سلسلہ مٹن باڈہ ضلع لاڑکانہ ابن مکرم غلام محمد صاحب قمر آباد ضلع نواب شاہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اِن کا اعلانِ نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ر مئی ۱۹۷۷ء کو ۲۵۰۰ روپے حق مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر (واقفِ زندگی) سے فرمایا تھا۔ برات ۲۹ر نومبر کو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے مکان واقع فیکٹری ایریا ربوہ پہنچی۔ وہاں دعا محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے کرائی۔ ۳۰ر نومبر کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے اِس رشتہ کے مبارک اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سیکرٹری مال ٹنڈو محمد خان سندھ)

اِعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم ارشد پرویز ملک لیکچرار (ساہیوال) کا نکاح عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت مکرم ولایت علی صاحب سے بمبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت سے اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار نور عالم ملک)

درخواستِ دعا

میرے ماموں جان رائے نور محمد صاحب آف میراں پور ضلع شیخوپورہ جلسہ سالانہ سے واپسی پر بس پر سوار ہوتے وقت گر گئے اور سخت چوٹ آئی اب ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظہور احمد ناصر۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah